کیا سمندر میں ڈوب کر شہید ہونے والے کا قرض معاف ہو جاتا ہے؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor:12344

تاریخ اجراء: 13 محرم الحرام1444ھ /12اگست2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہم نے سنا ہے کہ جو شخص ڈوب کر شہید ہو جائے، اس کا قرض معاف ہو جاتا ہے، کیا یہ بات شرعی اعتبار سے درست ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سمندر میں شہید ہو جانے والے کے حق میں اس طرح کی روایت وارد ہوئی ہے کہ اللہ پاک اپنے دستِ قدرت سے اس کی روح قبض فرماتا، اپنے تمام حقوق اسے معاف فرماتا اور بندوں کے وہ تمام مطالبے جو اس شہید ہونے والے پر تھے، وہ سب اپنے ذمہ کرم پر لے لیتا ہے، لیکن اس حدیث میں جس شہید کا تذکرہ ہے، اس سے مراد وہ شہید ہے جو اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے اور اعلاءِ کلمۃ اللہ (یعنی کلمۂ حق بلند کرنے) کے لئے سمندر میں جہاد کرے اور وہاں شہید ہو جائے۔

اس کے علاوہ اگر کوئی مسلمان ویسے ہی پانی میں ڈوب کر وفات پا جاتا ہے، اس کو بھی حدیث میں شہید کہا گیا، جس کا معنی یہ ہے کہ روزِ قیامت انہیں شہدا کے ثواب کی مثل ثواب عطا کیا جائے گا، اس شہادت سے اس کے دیون (یعنی حقوق العباد) معاف نہیں ہوتے اور نہ ہی کسی حدیث میں اس طرح کی صراحت ہے کہ اس کا دَین اللہ نے اپنے ذمۂ کرم پر لیا ہو۔

امام ابنِ ماجہ اپنی سنن اور امام طبرانی معجمِ کبیر میں روایت فرماتے ہیں کہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "شهيد البحر مثل شهيدى البر والمائد فى البحر كالمتشحط فى دمه فى البر وما بين الموجتين فى البحر كقاطع الدنيا فى طاعة اللہ وان اللہ عز و جل وكل ملك الموت بقبض الارواح الا شهيد البحر فانه يتولى قبض ارواحهم ويغفر لشهيد البر

الذنوب کلھا الا الدین و لشھید البحر الذنوب و الدین "یعنی سمندر میں شہید ہونے والا خشکی میں شہید ہونے والے دو بندوں کی مثل ہے۔ سمندر میں چکرانے والا خشکی میں اپنے خون میں لتھڑنے والے کی طرح ہے اور سمندر میں جو دو موجوں کے درمیان ہو وہ ایسے ہے جیسے اللہ پاک کی اطاعت کے لئے دنیا سے کٹ جانے والا اور اللہ پاک نے ملک الموت کو ارواح قبض کرنے پر مامور فرمادیا سوائے سمندر میں شہید ہونے والا کہ اللہ پاک ان کی ارواح کو خود قبض فرماتا ہے اور خشکی میں شہید ہونے والے کے تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے، سوائے دَین کے اور سمندر میں شہید ہونے والے کے گناہوں اور دَین معاف فرمادیتا ہے۔ (سننِ ابن ماجہ، حدیث 2778، صفحہ 199، مطبوعہ: کراچی)

علامہ عبد الرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ فیض القدیر میں فرماتے ہیں: "(شھید البحر یغفر لہ کل ذنب) عملہ من الکبائر و الصغائر۔۔۔ فانہ افضل من شھید البر لکونہ ارتکب غررین فی دین اللہ عز و جل: رکوبہ البحر المخوف و قتال اعدائہ۔ قال الحافظ ابن حجر: و فی معنی الدین جمیع التبعات المتعلقات بالعباد "یعنی (شہیدِ بحر کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں) جو اس نے صغیرہ و کبیرہ گناہ کئے۔۔۔ کیونکہ یہ خشکی پر شہادت پانے والے سے افضل ہے کہ اس نے اللہ کے دین کے لئے دو خطروں کا ارتکاب کیا: خوفزدہ کر دینے والے سمندر پر سواری کی اور اللہ کے دشمنوں سے جہاد کیا۔ حافظ ابنِ حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اور دَین کے معنی میں وہ تمام حقوق شامل ہیں جن کا تعلق بندوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ (فیض القدیر، جلد 4، صفحہ 166، تحت حدیث: 4906، مطبوعہ: بیروت)

جد الممتار میں ہے: "نعم! قد ورد لشھید البحر التنصیص بغفران الذنوب کلھا حتی الدین و المظالم و التبعات "یعنی ہاں! بے شک سمندر میں شہید ہونے والے کے لئے تمام گناہوں یہاں تک کہ دین، مظالم اور تبعات کی بخشش کی صراحت وارد ہوئی ہے۔ (جد الممتار، جلد 4، صفحہ 370، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

خشکی کے شہید کے لئے احادیث میں صراحت ہے کہ اس کا قرض معاف نہیں ہو گا۔ چنانچہ مشکوۃ المصابیح میں بحوالہ مسلم حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا:

ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں عرض کی: "ارایت ان قتلت فی سبیل اللہ ایکفر عنی خطایای؟ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: نعم! و انت صابر مستحب مقبل غیر مدبر الا الدین، فان جبریل قال لی ذلک "یعنی اگر میں اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جاؤں، تو کیا میری خطائیں مٹادی جائیں گی؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! (یعنی تیری خطائیں مٹادی جائیں گی) جبکہ تو صابر، طالبِ اجر ہو، آگے بڑھتا ہوا ہو، پیچھے ہٹتا ہوا نہ ہو، سوائے قرض کے۔ (مشکوۃ المصابیح مع المرقاۃ، جلد 7، صفحہ 339، مطبوعہ: بیروت)

مرقاۃ المفاتیح میں ہے: ”قال التوربشتی: اراد بالدین ھنا ما یتعلق بذمتہ من حقوق المسلمین ۔۔۔وقال النووی: فیہ تنبیہ علی جمیع حقوق الآدمیین وان الجھاد والشھادۃ وغیرھما من اعمال البر لا یکفر حقوق الآدمیین وانما یکفر حقوق اللہ۔ قلت: الا شھید البحر فانہ یغفر لہ الذنوب کلھا والدین کما ورد فی حدیث“ یعنی علامہ تورپشتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: دین سے مراد یہاں وہ تمام حقوقِ مسلمین ہیں جو اس کے ذمہ سے متعلق ہیں۔۔۔ اور امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس حدیث میں تمام حقوق العباد پر تنبیہ ہے اور اس بات پر تنبیہ ہے کہ جہاد کرنا اور شہادت حاصل کرنا اور دیگر نیک اعمال حقوق العباد معاف نہیں کرواتے اور ان سے صرف حقوق اللہ معاف ہوں گے۔ میں کہتا ہوں: سوائے شہیدِ بحر کے، کیونکہ اس کے تمام گناہ اور دیون معاف کردیئے جائیں گے جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد 7، صفحہ 340، مطبوعہ: بیروت)

امامِ اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس وقت کی نظر میں اس (حقوق اللہ و حقوق العباد کی معافی) کا جلیل وعدہ، جمیل مژدہ صاف صریح بالتصریح یا کالتصریح تصریح پانچ فرقوں کے لئے وارد ہوا۔

(ان پانچ میں سے ایک شہید البحر بھی ہے۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں)

”**شہیدِ بحر** کہ خاص اللہ عزوجل کی رضا چاہنے اور اس کا بول بالا ہونے کے لئے سمندر میں جہاد کرے اور وہاں ڈوب کر شہید ہو، حدیثوں میں آیا کہ مولیٰ عزوجل خود اپنے دستِ قدرت سے اس کی روح قبض کرتا اور اپنے تمام حقوق اسے معاف فرماتا اور بندوں کے سب مطالبے جو اس پر تھے اپنے ذمہ کرم پر لیتا ہے۔“ (فتاوی رضویہ ملتقطاً، جلد 24، صفحہ 466-468، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم